مدیر کے نام

افشاں نوید، کراچی

فروری کے شمارے کے مضامین کے انتخاب پر آپ کو مبارک باد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ اہم اُمور پر ہم ترجمان کے 'اشارات' (اداریے) کا انتظار کرتے ہیں کہ ہمارے پاس دلیل کی قوت آجاتی ہے۔ وزیرستان پر 'اشارات' وقت کی ضرورت تھے۔ محمد بشیر جمعہ ہمیشہ عام فہم اور عملی باتیں بتاتے ہیں جس سے ہرکس و ناکس رہنمائی لے سکتا ہے۔ ان کی تحریریں بہت عمدہ ہوتی ہیں۔ 'احوالِ عالم' پڑھ کر تو دیر تک سکتے کی کیفیت رہی۔ ذہن کے بند دریچے جیسے وا ہوگئے۔ 'ہگز بوسن یا خدائی ذرّہ' بہت عمدہ تھا! مضمون نگار اسے انگریزی میں ترجمہ کر کے انگریزی اخبارات کو ضرور بھیجیں۔ سوشل میڈیا میں بلاگز پر بھی ڈالیں۔ یہ چشم کشا حقائق ایک عجب ایمانی کیفیت سے سرشار کر گئے۔ فاطمہ سابقہ لکشی بائی کی تحریر ایمانی جذبوں کی جِلا کا باعث بنی۔ 'اخبار اُمت' اُمت بھر کی جدید سرگرمیاں اور حالات سے آگہی کا سبب بنتا ہے۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

'آپریشن شمالی وزیرستان ـــــ بے لاگ انتباہ!' (فروری ۲۰۱۴ء) میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے چشم کشا حقائق بیان کیے ہیں۔ یہ امریکا کی شکست نہیں بلکہ اس نظام کی شکست ہے جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر نظامِ جبر قائم ہوا۔ امریکا اور اس کے اتحادیوں (ناٹو افواج) کو اب صاف دکھائی دے رہا ہے کہ ان کا برپا کیا ہوا نظام زمیں بوس ہونے کو ہے۔ اس شکست و ریخت سے عالمی سطح پر تبدیلیاں رُونما ہوں گی۔

عبدالغافر الصلاح، لاہور

'جمہوریت یا اسلامی انقلاب؟' (فروری ۲۰۱۴ء) کے تحت مولانا مودودیؒ کی رہنمائی سے اُمید و استقامت کا وہ پہلو نمایاں ہوتا ہے جو کسی بھی پُرامن اور انسانیت کی خیرخواہ جماعت یا فرد کی جدوجہد کا لازمی اور ناگزیر حصہ ہے۔ اسی درسِ استقامت کی عملی مثال محترمہ فاطمہ کے قبولِ اسلام اور پھر اُن کی کاوش سے پورے گھرانے کے قبولِ اسلام میں دکھائی دیتی ہے۔ دعوتِ دین اور اشاعتِ دین کی ہر تحریک اور اس تحریک سے وابستہ ہر فرد کے لیے لائحہ عمل یہی ہے کہ وہ مسلسل اور پیہم پیغام دین کے ابلاغ کا حق ادا کرے اور اس کے لیے جس قدر پُرامن ذرائع اور وسائل میسر ہوں اُن سے کام لے۔

عقیل امین احمد لون، جہلم

'افغانستان میں جنگ کے اثرات و نتائج' (فروری ۲۰۱۴ء) پروفیسر امان اللہ شادیزئی کا چشم کشا